جاوید احمد غامدی
تحقیق و تخریج: محمد عامر گزدر

ڈاڑھی مونچھ کی متکبرانہ وضع اور مذہبی لوگوں کی بدعتیں

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۱

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ:[۱] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَحْفُوا[۲] الشَّوَارِبَ،[۳] وَأَعْفُوا اللِّحَى“.[۴]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ مونچھیں خوب تراش کر رکھو اور ڈاڑھیوں کو بڑھنے کے لیے چھوڑ دیا کرو۔[۱]

۱۔ آگے کی روایتوں سے واضح ہو جائے گا کہ یہ ڈاڑھی اور مونچھیں رکھنے یا نہ رکھنے کا کوئی حکم نہیں ہے، بلکہ اُس وضع سے اجتناب کی ہدایت ہے جو اُس زمانے کے مجوس، مشرکین اور اہل کتاب کے متکبرین نے اپنی جلالت کے اظہار کے لیے اختیار کر لی تھی۔ اس کی مثالیں ہمارے اِس زمانے میں بھی دیکھ لی جا سکتی ہیں۔ مدعا یہ ہے کہ ڈاڑھی اور مونچھیں رکھی ہوں تو اُن کی وضع شریفانہ اور خدا کے متواضع بندوں کے شایان شان ہونی چاہیے، یعنی مونچھیں چھوٹی اور ڈاڑھی بڑی ہو۔ اس کے برخلاف اگر مونچھیں بڑی بڑی اور ڈاڑھی چھوٹی ہو گی یا اِس طرح کی مونچھوں کے ساتھ بالکل منڈوا دی جائے گی تو یہ اوباشوں کی وضع بن جائے گی جس سے ہر مسلمان کو اجتناب کرنا چاہیے۔

تاہم اِس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ بڑی بڑی مونچھیں مرد اپنی وجاہت اور مردانگی کے اظہار کے لیے بھی رکھتے

رہے ہیں۔ یہ چیز دین میں بھی قابل لحاظ ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ اس کے لیے تم ڈاڑھیوں کو بڑھنے کے لیے چھوڑ سکتے ہو۔ اِس لیے کہ وہی مقصد جو مونچھوں کو بڑھانے سے حاصل کرنا پیش نظر ہے، اِس طریقے سے بھی حاصل ہو جائے گا اور وضع بھی شریفانہ رہے گی۔ قبائلی معاشرے میں اِس طرح کی ڈاڑھیاں اِس زمانے میں بھی دیکھ لی جاسکتی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مونچھیں پست رکھنے کی ہدایت کی تو اِس کے ساتھ یہ الفاظ کہ 'ڈاڑھیوں کو بڑھنے کے لیے چھوڑ دیا کرو'، مخاطبین کے ذہن میں موجود اِسی محرک کی رعایت سے ارشاد فرمائے ہیں۔ اِن سے ڈاڑھی رکھنے کا کوئی حکم بیان کرنا مقصود نہیں ہے۔ روایتوں میں اِسی طرح کی چیزیں ہیں جن کے موقع ومحل کو نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگ مہندی یا خضاب لگانے یا نہ لگانے کو بھی دین کا مسئلہ بنا کر پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، دراں حالیکہ دین کا مقصد تزکیہ ہے اور اُس کے تمام احکام اِسی مقصد کو سامنے رکھ کر دیے گئے ہیں۔

متن کے حواشی

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۴۶۵۴ سے لیا گیا ہے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اِس باب میں الفاظ و اسلوب کے فرق کے ساتھ جو کچھ نقل ہوا، اُس کے مراجع یہ ہیں: موطا امام مالک، رقم ۱۵۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۴۹۲۔ مسند احمد، رقم ۴۶۵۴، ۵۱۳۵، ۵۱۳۸، ۵۱۳۹، ۶۴۵۶۔ صحیح بخاری، رقم ۵۸۹۲، ۵۸۹۳۔ صحیح مسلم، رقم ۲۵۹۔ سنن ابی داؤد، رقم ۴۱۹۹۔ سنن ترمذی، رقم ۲۷۶۳، ۲۷۶۴۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۱۵، ۵۰۴۵، ۵۰۴۶، ۵۲۲۶۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۳، ۹۲۴۶، ۹۲۴۷۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۵۷۳۸۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۴۷۵، ۵۴۷۶۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۱۶۲۲۔ مستخرج ابی نعیم، رقم ۶۰۱، ۶۰۲۔ السنن الصغریٰ، بیہقی، رقم ۸۶۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۶، ۷۰۰۔

۲۔ بعض طرق، مثلاً مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۴۹۲ میں یہاں 'أَحْفُوا' کے بجائے 'انْهَكُوا' کا لفظ منقول ہے۔ معنی کے اعتبار سے یہ دونوں مترادف ہیں۔

۳۔ بعض روایات، مثلاً السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۳ میں یہاں 'الشَّوَارِبَ' ''مونچھوں'' کے بجائے 'الشَّارِبَ' ''مونچھ'' کا لفظ مفرد آیا ہے۔

۴۔ بعض طرق، مثلاً مسند احمد، رقم ۵۱۳۵ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ ہی سے آپ کا یہ ارشاد اِس اسلوب میں نقل ہوا

ہے: 'أَعۡفُوا اللِّحٰی، وَحُفُّوا الشَّوَارِبَ'' 'تم لوگ ڈاڑھیوں کو بڑھنے کے لیے چھوڑ دیا کرو اور مونچھوں کو اِس کے برخلاف خوب تراش کر رکھو'، جب کہ بعض روایتوں، مثلاً سنن ابی داؤد، رقم ۴۱۹۹ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: 'أَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِحۡفَاءِ الشَّوَارِبِ، وَإِعۡفَاءِ اللِّحٰی'' 'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھوں کو خوب تراش کر رکھنے اور ڈاڑھیوں کو بڑھنے کے لیے چھوڑ دینے کی ہدایت فرمائی ہے'۔ مسند احمد، رقم ۵۱۳۸ کے مطابق اُن کے الفاظ یہ ہیں: 'أَمَرَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ أَنۡ تُعۡفَى اللِّحٰی، وَأَنۡ تُجَزَّ الشَّوَارِبُ'' 'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ڈاڑھیوں کو بڑھنے کے لیے چھوڑ دیا جائے اور مونچھوں کو ترشوایا جائے'۔

— ۲ —

عَنۡ أَبِیۡ هُرَيۡرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ:[1] "جُزُّوا[2] الشَّوَارِبَ، وَأَعۡفُوا[3] اللِّحٰی، وَخَالِفُوا الۡمَجُوۡسَ".[4]

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ مونچھیں تراشو اور ڈاڑھیوں کو بڑھنے کے لیے چھوڑ دو، (جس طرح مونچھوں کو چھوڑ دیتے ہو) اور اِس معاملے میں اِن مجوسیوں کی مخالفت کرو۔[1]

۱۔ یعنی ڈاڑھی اور مونچھیں رکھنے کی جو وضع اُن کے متکبرین نے اختیار کر رکھی ہے، اُس کی مخالفت کرو۔ یہ وضع اگلی روایت میں مذکور ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۸۷۸۵ سے لیا گیا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اِس موضوع کے بارے میں اجمال و تفصیل اور اسالیب کے فرق کے ساتھ جو روایتیں نقل ہوئی ہیں، وہ اِن مراجع میں دیکھ لی جا سکتی ہیں: مسند احمد، رقم ۷۱۳۲، ۸۶۷۲، ۸۷۷۸، ۸۷۸۵، ۹۰۲۶، ۱۰۴۷۲۔ صحیح مسلم، رقم ۲۶۰۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم

۴۶۵۔ مستخرج ابی نعیم، رقم ۶۰۳۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۶۹۰۔ معرفۃ السنن والآثار، بیہقی، رقم ۱۲۶۹، ۱۲۷۱۔ کشف الأستار عن زوائد البزار، ہیثمی، رقم ۲۹۷۱۔

۲۔ مسند احمد، رقم ۷۱۳۲ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے یہاں 'جُزُّوا' کے بجائے 'قُصُّوا' کا لفظ منقول ہے۔ معنی کے اعتبار سے یہ دونوں مترادف ہیں۔ مسند احمد، رقم ۹۰۲۶ میں 'خُذُوا مِنَ الشَّوَارِبِ' ''مونچھوں کے بال کاٹو'' کے الفاظ ہیں۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۴۶۵ میں اِس جگہ 'أَحفُوا' ''خوب تراش کر رکھو'' کا لفظ نقل ہوا ہے۔

۳۔ بعض روایات، مثلاً صحیح مسلم، رقم ۲۶۰ میں یہاں 'وَأَعفُوا' کے بجائے 'وَأَرخُوا' کا لفظ ہے۔ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔

۴۔ کشف الأستار عن زوائد البزار، ہیثمی، رقم ۲۹۷۱ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے اِس باب کی ایک روایت اِس طرح نقل ہوئی ہے: 'قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَهلَ الشِّرْكِ يُعفُونَ شَوَارِبَهُم، وَيُحفُونَ لِحَاهُم، فَخَالِفُوهُم، فَأَعفُوا اللِّحَى، وَأَحفُوا الشَّوَارِبَ"' ''یہ مشرکین کا طریقہ ہے کہ وہ مونچھوں کو بڑھنے کے لیے چھوڑ دیتے اور ڈاڑھیاں منڈاتے ہیں، لہٰذا تم اُن کی مخالفت کرو۔ تم ڈاڑھیوں کو بڑھنے کے لیے چھوڑ دو اور مونچھیں تراش کر رکھو''۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

—— ۳ ——

عَنِ ابنِ عُمَرَ، قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ المَجُوسَ، فَقَالَ: "إِنَّهُم يُوفُونَ[۱] سِبَالَهُم، وَيَحلِقُونَ لِحَاهُم، فَخَالِفُوهُم".[۲]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مجوس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ لوگ مونچھیں پوری رکھتے[۱] اور ڈاڑھیاں منڈا دیتے ہیں[۲]۔ سو تم اِس معاملے میں اِن کی مخالفت کرو۔

۱۔ یعنی جتنی بڑھتی جائیں، بڑھنے دیتے ہیں، اُن کو کاٹتے نہیں ہیں۔

۲۔ اِس سے یہ لازم نہیں آتا کہ پوری قوم نے ایک ہی وضع اختیار کر لی تھی۔ بعض اوقات ایک گروہ کے رویے کو

بھی اِسی طریقے سے بیان کیا جاتا ہے۔ بنی اسرائیل کی فرد قرارداد جرم قرآن میں جگہ جگہ بیان ہوئی ہے۔ اِس کی مثالیں اُس میں دیکھ لی جا سکتی ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح ابن حبان، رقم ۵۴۷۶ سے لیا گیا ہے۔

۲۔ بعض طرق، مثلاً المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۱۶۲۲ میں اِس جگہ 'يُوْفُوْنَ' ''پوری رکھتے'' کے بجائے 'يُوَفِّرُوْنَ' ''بڑھاتے'' کا لفظ نقل ہوا ہے۔ معنی کے لحاظ سے اِن دونوں میں بھی کوئی فرق نہیں ہے۔

۳۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۴۶۶ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا یہی ارشاد اِن الفاظ میں روایت کیا ہے: 'خَالِفُوا الْمَجُوْسَ، أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحٰى' ''تم لوگ مجوس کی مخالفت کرو۔ چنانچہ مونچھیں خوب تراش کر رکھو اور ڈاڑھیوں کو اِس کے برخلاف بڑھنے کے لیے چھوڑ دیا کرو''۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

—— ۴ ——

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:[1] ''خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ، وَفِّرُوا اللِّحٰى، وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ''.[2]

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: تم لوگ مشرکین کی مخالفت کرو۔[1] چنانچہ ڈاڑھیاں بڑھاؤ، (جس طرح یہ مونچھیں بڑھاتے ہیں) اور مونچھیں خوب تراش کر رکھو۔

۱۔ اِس طرح کے متکبرین ہر قوم میں ہوتے ہیں۔ چنانچہ مشرکین میں بھی یقیناً ہوں گے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۵۸۹۲ سے لیا گیا ہے۔

۲۔ صحیح مسلم، رقم ۲۵۹ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ ہی سے یہ الفاظ بھی روایت ہوئے ہیں: 'خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ،

أَحْفُوا الشَّوَارِبَ، وَأَوْفُوا اللِّحٰی ''تم لوگ مشرکین کی مخالفت کرو۔ چنانچہ مونچھیں خوب تراشو اور ڈاڑھیاں پوری رکھو''۔ مستخرج ابی نعیم، رقم ۶۰۲ میں اِس جگہ 'أَوْفُوا' کے بجاے 'أَعْفُوا' ''بڑھنے کے لیے چھوڑ دیا کرو'' کا لفظ آیا ہے۔

— ۵ —

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:[1] "أَعْفُوا اللِّحٰی، وَخُذُوا [مِنَ][2] الشَّوَارِبَ، وَغَيِّرُوا شَيْبَكُمْ،[3] وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى".[4]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھوں کے بال کاٹو اور بڑھاپے کا رنگ بدل دیا کرو اور اِس معاملے میں اِن یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار نہ کرو۔[1]

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۱۔ مطلب یہ ہے کہ اُن کے برخلاف تم مہندی یا خضاب لگا لیا کرو۔ آگے کی روایتوں سے واضح ہو جائے گا کہ یہود و نصاریٰ کے بعض لوگ بال رنگنے کو مذہبی لحاظ سے صحیح خیال نہیں کرتے تھے۔ اِس کی وجہ، ظاہر ہے، یہی رہی ہوگی کہ وہ اِسے ورع و تقویٰ کے خلاف سمجھتے ہوں گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے دین اور اُس کی شریعت کو اِس طرح کی تمام بدعتوں سے پاک کر دینے کے لیے مبعوث ہوئے تھے۔ چنانچہ آپ نے انصار کے بڑے بوڑھوں کو خاص طور پر اِس کی مخالفت کے لیے کہا، اِس لیے کہ سماجی لحاظ سے وہ یہود و نصاریٰ کے زیادہ قریب اور اُن سے زیادہ ربط ضبط رکھتے تھے۔ چنانچہ یہ بھی مہندی یا خضاب لگانے کا کوئی حکم نہیں ہے، بلکہ ایک بدعت کو ختم کر دینے کی ہدایت ہے جو اُس زمانے کے یہود و نصاریٰ نے اختیار کر لی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چاہتے تھے کہ اِس طرح کی کسی چیز کو آپ کی تصویب حاصل ہو جائے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۸۶۷۲ سے لیا گیا ہے۔

۲۔ معرفۃ السنن والآثار، رقم ۱۲۶۹۔

۳۔ مسنداحمد، رقم ۱۰۴۷۲ میں یہاں 'شَیْبَکُمْ' ''اپنے بڑھاپے کا رنگ'' کے بجائے 'هٰذَا الشَّيْبَ' ''بڑھاپے کا یہ رنگ'' کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

۴۔ ابو ہریرہ، ابن عمر اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم سے بعض روایتوں میں الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ محض تغییر شیب کی ہدایت اور یہود و نصاریٰ سے عدم مشابہت یا اُن کی مخالفت کا حکم روایت ہوا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اِس طرح کی روایات کے مراجع یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۷۵۴۵۔ سنن ترمذی، رقم ۱۷۵۲۔ مسند بزار، رقم ۹۴۲۷، ۸۶۸۱۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۵۹۷۷، ۶۰۲۱۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۴۷۳۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۴۸۲۳۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اِس مضمون کی روایتیں اِن مصادر میں دیکھ لی جاسکتی ہیں: مسند ابی حنیفہ، رقم ۵۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۰۷۳۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۲۹۱۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۵۶۷۸۔

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے یہ مضمون اِن مراجع میں نقل ہوا ہے: مسند احمد، رقم ۱۴۱۵۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۰۷۴۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۲۹۲۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۸۱۔ مسند شاشی، رقم ۴۵۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

— ۶ —

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:[1] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ،[2] فَخَالِفُوْهُمْ،[3] [فَاصْبُغُوْا][4]".[5]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ یہود و نصاریٰ بالوں کو رنگتے نہیں ہیں۔ سو اِن کی مخالفت کرو اور اِس کے لیے تم بالوں کو رنگ لیا کرو۔[1]

۱۔ یعنی اُن کے اِس طرزِ عمل کی مخالفت کے لیے رنگ لیا کرو تاکہ کوئی شخص اِس غلط فہمی میں نہ رہے کہ بالوں کو رنگنا یا نہ رنگنا بھی دین کا کوئی مسئلہ ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند حمیدی، رقم ۱۱۳۹ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

مسند حمیدی کے علاوہ الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ یہ روایت جن مصادر میں وارد ہوئی ہے، وہ یہ ہیں: جامع معمر بن راشد، رقم ۲۰۱۷۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۹۹۹۔ مسند احمد، رقم ۷۲۷۴، ۷۵۴۲، ۸۰۸۳، ۹۲۰۹۔ صحیح بخاری، رقم ۳۴۶۲، ۵۸۹۹۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۰۳۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۶۲۱۔ سنن ابی داؤد، رقم ۴۲۰۳۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۰۶۹، ۵۰۷۱، ۵۰۷۲، ۵۲۴۱۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۲۸۶، ۹۲۸۷، ۹۲۸۸، ۹۲۸۹، ۹۲۹۰۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۵۹۵۷، ۶۰۰۱، ۶۰۰۳۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۸۷۱۲، ۸۷۱۳، ۸۷۱۴، ۸۷۱۵، ۸۷۱۶۔ المعجم الاوسط، رقم ۹۲۹۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۴۷۰۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۴۸۱۱، ۱۴۸۱۲۔ معرفۃ السنن والآثار، رقم ۱۲۸۴۔

۲۔ بعض طرق، مثلاً جامع معمر بن راشد، رقم ۲۰۱۷۵ میں یہاں فعل واحد مونث 'تَصْبُغُ' ہے۔

۳۔ بعض روایتوں، مثلاً مسند احمد، رقم ۷۵۴۲ میں یہاں 'فَخَالِفُوا عَلَيْهِمْ' ''سو اِس کے برعکس کر کے تم اِن کی مخالفت کرو'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۴۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۲۸۸۔

۵۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۹۲۹۶ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے آپ کا یہ ارشاد مشرکین کے حوالے سے بھی اِن الفاظ میں روایت ہوا ہے: 'إِنَّ الْمُشْرِكِينَ لَا يَصْبُغُونَ لِحَاهُمْ، فَغَيِّرُوا الشَّيْبَ' ''یہ مشرکین اپنی ڈاڑھیوں کو نہیں رنگتے۔ سو تم بڑھاپے کا رنگ بدل دیا کرو''۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

— ۷ —

إِنَّ أَبَا أُمَامَةَ البَاهِلِيَّ يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَشْيَخَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ بِيضٌ لِحَاهُمْ، فَقَالَ: "يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، حَمِّرُوا وَصَفِّرُوا، وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ". قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَتَسَرْوَلُونَ، وَلَا يَأْتَزِرُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَسَرْوَلُوا، وَائْتَزِرُوا، وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ". قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَتَخَفَّفُونَ، وَلَا يَنْتَعِلُونَ. قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَتَخَفَّفُوا، وَانْتَعِلُوا، وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ". قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَقُصُّونَ

عَثَانِيْنَهُمْ، وَيُوَفِّرُوْنَ سِبَالَهُمْ. قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُصُّوْا سِبَالَكُمْ، وَوَفِّرُوْا عَثَانِيْنَكُمْ، وَخَالِفُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ".

ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے کچھ بڑے بوڑھوں کی مجلس میں، جن کی ڈاڑھیاں سفید ہو چکی تھیں، تشریف لائے تو اُن سے کہا: انصار کے لوگو، اپنی ڈاڑھیوں کو سرخ یا زرد کر لیا کرو اور اِس معاملے میں اہل کتاب کی مخالفت کرو۔[1] ابوامامہ کہتے ہیں کہ اِس پر ہم نے سوال کیا: یارسول اللہ، (پھر اِس کا کیا حکم ہے کہ) اہل کتاب شلوار پہنتے ہیں، وہ تہ بند نہیں باندھتے؟[2] آپ نے فرمایا: تم شلوار بھی پہنو اور تہ بند بھی باندھو اور اِس معاملے میں بھی اُن کی مخالفت کرو۔ ہم نے پھر سوال کیا: (اور اِس کا کہ) اہل کتاب موزے پہنتے ہیں، وہ جوتے نہیں پہنتے؟[3] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم موزے بھی پہنو اور جوتے بھی اور اِس معاملے میں بھی اہل کتاب کی مخالفت کرو۔ ہم نے سوال کیا: یارسول اللہ، (اور اِس کا کہ) اہل کتاب ڈاڑھی کتراتے اور مونچھیں خوب بڑھاتے ہیں؟[4] ابوامامہ کہتے ہیں کہ اِس پر بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مونچھیں تراشا کرو اور ڈاڑھیوں کو خوب بڑھنے دو، (جس طرح وہ مونچھوں کو بڑھنے دیتے ہیں) اور اِس معاملے میں بھی اہل کتاب کی مخالفت کرو۔[5]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱۔ اِس کی وضاحت اوپر ہو چکی ہے۔

۲۔ یہ بھی، ظاہر ہے کہ اِسی بنا پر ہوگا کہ ستر کی حفاظت کے پہلو سے وہ اِس کو مذہبی لوگوں کے لیے موزوں خیال نہیں کرتے ہوں گے۔

۳۔ قرآن میں بیان ہوا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو طور پر حاضری کے لیے بلایا گیا تو ہدایت کی گئی کہ جوتے اتار کر آئیں۔ اِس سے غالباً صوفیانہ مزاج کے کچھ لوگوں نے یہ نکتہ پیدا کر لیا ہوگا کہ انسان ہر وقت خدا کی بارگاہ میں ہے، اِس لیے اُس کو جوتے نہیں پہننے چاہییں۔ ارباب تصوف کے حلقوں میں اِس طرح کی بدعتیں ہمارے ہاں بھی دیکھی جا سکتی ہیں۔ چنانچہ بہت سے لوگ ننگے پاؤں پھرتے، بعض صرف کھڑاؤں پہنتے اور بعض محض لنگوٹی میں زندگی بسر

کر دیتے ہیں۔

۴۔ اِس سے معلوم ہوا کہ مجوس اور مشرکین عرب کے متکبرین کی طرح اہل کتاب کے بعض لوگوں نے بھی یہی وضع اختیار کر لی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی باتوں کی طرح اِس کے متعلق نہیں فرمایا کہ یہ بھی کر سکتے ہو اور اِس کے برخلاف بھی۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ متکبرانہ ہیئت ہر حال میں ممنوع ہے اور بڑی بڑی مونچھیں ڈاڑھی کے بغیر ہوں یا چھوٹی یا بڑی ڈاڑھی کے ساتھ، یہ ہیئت لازماً پیدا کر دیتی ہیں۔ پھر کھانے پینے کی اشیا منہ میں ڈالتے ہوئے اِن سے آلودہ بھی ہوتی ہیں۔ چنانچہ انبیا علیہم السلام نے اِنھیں ہر حال میں پست رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اِس کی تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو، ہماری کتاب ''میزان'' کا باب ''رسوم و آداب''۔

۵۔ یہ بار بار مخالفت کی تاکید اِس لیے فرمائی ہے کہ کوئی چیز اگر اخلاقی لحاظ سے قابل اعتراض یا مذہبی نقطۂ نظر سے بدعت ہے اور بعض مسلمان اُس کو پیغمبر کی موجودگی میں بھی اختیار کیے رکھتے ہیں تو شدید اندیشہ ہے کہ بعد میں اِسے پیغمبر کی تقریر و تصویب کی حیثیت سے پیش کیا جائے گا اور علما و مصلحین کے لیے لوگوں کو اِس سے روکنا مشکل ہو جائے گا۔

ابوامامہ باہلی کی یہ روایت اِس مدعا کو ہر لحاظ سے واضح کر دیتی ہے۔ چنانچہ پورے اطمینان کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ خدا کے پیغمبروں کو نہ خضاب لگانے اور شلوار اور تہ بند اور موزے اور جوتے پہننے یا نہ پہننے سے کوئی دلچسپی ہے اور نہ ڈاڑھی اور مونچھوں سے۔ اُن کی دلچسپی تمام تر خود دین کو ہر آمیزش سے پاک رکھنے اور لوگوں کو پاکیزگی کی تعلیم دینے سے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تمام باتیں اِسی مقصد سے ارشاد فرمائی ہیں۔

www.javedahmadghamidi.org www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۲۲۲۸۳ سے لیا گیا ہے۔ اِس واقعے کے راوی تنہا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ ہیں۔

المصادر والمراجع

ابن أبي شيبة، أبو بكر عبد الله بن محمد العبسي. (١٤٠٩هـ). **المصنف في الأحاديث والآثار**. ط١. تحقيق: كمال يوسف الحوت. الرياض: مكتبة الرشد.

ابن حبان، أبو حاتم، محمد بن حبان البُستي. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان**. ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حبان، أبو حاتم، محمد بن حبان البُستي. (١٣٩٦هـ). **المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين**. ط١. تحقيق: محمود إبراهيم زايد. حلب: دار الوعي.

ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **تقريب التهذيب**. ط١. تحقيق: محمد عوامة. سوريا: دار الرشيد.

ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (١٤٠٤هـ/١٩٨٤م). **تهذيب التهذيب**. ط١. بيروت: دار الفكر.

ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري**. د.ط. بيروت: دارالمعرفة.

ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني. (٢٠٠٢م). **لسان الميزان**. ط١. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. د.م: دار البشائر الإسلامية.

ابن عبد البر، أبو عمر يوسف بن عبد اللّٰه القرطبي. (١٤١٢هـ / ١٩٩٢م). **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**. ط١. تحقيق: علي محمد البجاوي. بيروت: دار الجيل.

ابن ماجه، أبو عبد اللّٰه محمد القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجه**. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. د.م: دار إحياء الكتب العربية.

أبو حنيفة، النعمان بن ثابت بن زوطي بن ماه. (د.ت). **مسند أبي حنيفة رواية الحصكفي**. د.ط. تحقيق: عبد الرحمٰن حسن محمود. مصر: الآداب.

أبو داؤد، سليمان بن الأشعث، السِّجِسْتاني. (د.ت). **سنن أبي داؤد**. د.ط. تحقيق: محمد محيي الدين عبد الحميد. بيروت: المكتبة العصرية.

أبو عوانة، الإسفراييني، يعقوب بن إسحاق النيسابوري. (١٤١٩هـ/١٩٩٨م). **مستخرج أبي عوانة**. ط١. تحقيق: أيمن بن عارف الدمشقي. بيروت: دار المعرفة.

أبو نعيم، أحمد بن عبد اللّٰه، الأصبهاني. (١٤١٧هـ/١٩٩٦م). **المسند المستخرج على**

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

صحيح مسلم. ط١. تحقيق: محمد حسن محمد حسن إسماعيل الشافعي. بيروت: دار الكتب العلمية.

أبو يعلى، أحمد بن علي، التميمي، الموصلي. **مسند أبي يعلى**. ط١. (١٤٠٤هـ/ ١٩٨٤م). تحقيق: حسين سليم أسد. دمشق: دار المأمون للتراث.

أحمد بن محمد بن حنبل، أبو عبد الله، الشيباني. (١٤٢١هـ/٢٠٠١م). **المسند**. ط١. تحقيق: شعيب الأرنؤوط، وعادل مرشد، وآخرون. بيروت: مؤسسة الرسالة.

البخاري، محمد بن إسماعيل، أبو عبدالله الجعفي. (١٤٢٢هـ). **الجامع الصحيح**. ط١. تحقيق: محمد زهير بن ناصر الناصر. بيروت: دار طوق النجاة.

البزار، أبو بكر أحمد بن عمرو العتكي. (٢٠٠٩م). **مسند البزار**. ط١. تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين الله، وعادل بن سعد، وصبري عبد الخالق الشافعي. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

البيهقي، أبو بكر، أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤١٠هـ/١٩٨٩م). **السنن الصغرىٰ**. ط١. تحقيق: عبد المعطي أمين قلعجي. كراتشي: جامعة الدراسات الإسلامية.

البيهقي، أبو بكر، أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤٢٤هـ/٢٠٠٣م). **السنن الكبرىٰ**. ط٣. تحقيق: محمد عبد القادر عطاء. بيروت: دار الكتب العلمية.

البيهقي، أبو بكر، أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤١٢هـ/١٩٩١م). **معرفة السنن والآثار**. ط١. تحقيق: عبد المعطي أمين قلعجي. القاهرة: دار الوفاء.

الترمذي، أبو عيسىٰ، محمد بن عيسىٰ. (١٣٩٥هـ/١٩٧٥م). **سنن الترمذي**. ط٢. تحقيق و تعليق: أحمد محمد شاكر، ومحمد فؤاد عبد الباقي، وإبراهيم عطوة عوض. مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفىٰ البابي الحلبي.

الحميدي، أبو بكر عبد الله بن الزبير بن عيسىٰ القرشي الأسدي. (١٩٩٦م). **مسند الحميدي**. ط١. تحقيق وتخريج: حسن سليم أسد الدَّارَانيّ. دمشق: دار السقا.

الذهبي، شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد. (١٣٨٧هـ/١٩٦٧م). **ديوان الضعفاء**

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

والمتروكين وخلق من المجهولين وثقات فيهم لين. ط٢. تحقيق: حماد بن محمد الأنصاري. مكة: مكتبة النهضة الحديثة.

الذهبي، شمس الدين، أبو عبد اللّٰه محمد بن أحمد. (١٤٠٥هـ/١٩٨٥م). **سير أعلام النبلاء.** ط٣. تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرنؤوط. د.م: مؤسسة الرسالة.

الذهبي، شمس الدين، أبو عبد اللّٰه محمد بن أحمد. (١٤١٣هـ/١٩٩٢م). **الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة.** ط١. تحقيق: محمد عوامة أحمد محمد نمر الخطيب. جدة: دار القبلة للثقافة الإسلامية – مؤسسة علوم القرآن.

السيوطي، جلال الدين، عبد الرحمٰن بن أبي بكر. (١٤١٦هـ/١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج.** ط١. تحقيق وتعليق: أبو إسحٰق الحويني الأثري. الخبر: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الشاشي، أبو سعيد الهيثم بن كليب البِنْكَثي. (١٤١٠هـ). **مسند الشاشي.** ط١. تحقيق: د. محفوظ الرحمٰن زين اللّٰه. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

الطبراني، أبو القاسم، سليمان بن أحمد الشامي. (د.ت). **المعجم الأوسط.** د.ط. تحقيق: طارق بن عوض اللّٰه بن محمد، عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني. القاهرة: دار الحرمين.

مالك بن أنس بن مالك بن عامر، الأصبحي، المدني. (١٤٢٥هـ/ ٢٠٠٤م). **الموطأ.** ط١. تحقيق: محمد مصطفٰى الأعظمي. أبو ظبي: مؤسسة زايد بن سلطان آل نهيان للأعمال الخيرية والإنسانية.

مسلم بن الحجاج، النيسابوري. (د.ت). **الجامع الصحيح.** د.ط. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

معمر بن أبي عمرو راشد، الأزدي، البصري. (١٤٠٣هـ). **الجامع.** ط٢. تحقيق: حبيب الرحمٰن الأعظمي. بيروت: توزيع المكتب الإسلامي.

النسائي، أبو عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب الخراساني. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **السنن الصغرٰى.**

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ط٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي، أبو عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب الخراساني. (١٤٢١هـ/٢٠٠١م). **السنن الكبرىٰ.** ط١. تحقيق وتخريج: حسن عبد المنعم شلبي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

النووي، يحيىٰ بن شرف، أبو زكريا. (١٣٩٢هـ). **المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج.** ط٢. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

الهيثمي، نور الدين، علي بن أبي بكر بن سليمان. (١٣٩٩هـ/ ١٩٧٩م). **كشف الأستار عن زوائد البزار.** ط١. تحقيق: حبيب الرحمٰن الأعظمي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com